جدید ترکی

ثروت صولت

ترکی نے گذشتہ چالیس سال کے عرصے میں اقتصادی، سماجی اور تعلیمی لحاظ سے جو ترقی کی ہے وہ اسلامی دنیا کی جدید تاریخ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے - اگرچہ ترقی کی اس دوڑ میں اب دوسرے اسلامی ممالک بھی شریک ہوگئے ہیں اور ان میں سے بعض ملکوں میں ترقی کی رفتار ترکی سے کسی طرح کم نہیں ہے لیکن اس معاملے میں پیشرو کی حیثیت ترکی ہی کو حاصل ہے- ۱۹۲۳ء میں قیام جمہوریہ کے بعد جب ترکوں نے ملک کی تعمیر شروع کی تو حالات کافی ناسازگار تھے - ناخواندگی عام تھی - صنعتیں تقریباً مفقود تھیں، زراعت ابتر حالت میں تھی اور سڑکوں اور ریلوں کا مواصلاتی نظام جسکے بغیر جدید ترقی ناممکن ہے ابتدائی حالت میں تھا - لیکن ان رکاوٹوں اور مشکلات سے قطع نظر قدرت نے ترکی کو دو بڑی نعمتوں سے بھی بہرہ ور کیا تھا - ایک وہاں کے باشندوں کا عزم و ہمت اور دوسرے قدرتی وسائل کی فراوانی -

ترکی مشرق وسطیٰ کے دوسرے ملکوں کے برخلاف اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ وہاں بنجر اور قطعی بیکار زمینیں کم ہیں اور زراعت کو ترقی دینے کے لئے آبی وسائل کثرت سے ہیں- ملک کے بڑے حصے میں خاصی بارش ہوتی ہے، زیر زمین میٹھا پانی موجود ہے اور دریاؤں چشموں کی کثرت ہے - ساحل سمندر سے ملے ہوئے میدان انتہائی زرخیز ہیں اور وسطی سطح مرتفع اگرچہ خشک ہے لیکن گلہ بانی کے لئے بڑی موزوں ہے- اس طرح پہاڑوں کی ایک بڑی تعداد قیمتی لکڑی کے جنگلوں سے پٹی پڑی ہے - گیہوں، روئی، تمباکو، پھل اور چقندر ترکی کی بڑی زرعی پیداوار ہیں- زراعت اب بھی ترکی کی معیشت میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے اور ملک کی

۸۰ فیصدی آبادی دیہات میں آباد ہے ۔ تمباکو اور پھل ترکی کی سب سے بڑی برآمد ہیں ۔ اسکے بعد تیسری بڑی برآمد روئی ہے ۔ ترکی کا تمباکو دنیا کا بہترین تمباکو سمجھا جاتا ہے ۔ اس وقت ملک کا ۲۳ فیصدی حصہ زیر کاشت ہے ۔ ۴ فیصدی رقبہ چراگاہوں پر مشتمل ہے اور باقی رقبے پر جنگل ، جھیلیں اور پہاڑ ہیں ۔ گذشتہ چالیس سال میں ترکی کی آبادی میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوا ہے ۔ اس دوران میں کئی لاکھ ترک جنوب مشرقی یورپ کے ملکوں سے نقل مکانی کر کے ترکی میں آباد ہوئے ہیں ۔ لیکن زیر کاشت رقبے میں مسلسل اضافے کی وجہ سے ترکی اب بھی غذائی پیداوار میں خود کفیل ہے اگرچہ فصلوں کے خراب ہوجانے اور قحط سالی کی وجہ سے بعض اوقات غلہ درآمد کرنے کی ضرورت بھی پیش آجاتی ہے ۔ اب تک ترکی کی حکومت زیر کاشت رقبہ میں اضافے پر توجہ کرتی رہی تھی خصوصاً ۱۹۵۰ع اور ۱۹۶۰ع کے درمیان زیر کاشت رقبے میں بہت زیادہ اضافہ ہوا لیکن اب حکومت نئے پنج سالہ منصوبہ (۱۹۶۲ع تا ۱۹۶۷ع) کے تحت جدید طریقہ کاشت کو رائج کر کے اور کیمیاوی کھاد کے استعمال کے ذریعے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے ۔ جمہوری حکومت کا ایک اہم کارنامہ بڑی زمینداریوں کا خاتمہ اور زرعی املاک کے رقبے کی تحدید ہے جس سے کسانوں کو بڑا فائدہ پہنچا ہے ۔

ترکی میں صنعتی ترقی کا آغاز پارچہ بافی ، سیمنٹ سازی اور کاغذ سازی سے ہوا کیونکہ یہ وہ صنعتیں تھیں جن کے لئے خام مال ملک کے اندر موجود تھا ۔ ان کے علاوہ حکومت نے بھاری صنعتوں کی طرف بھی توجہ دی ۔ چنانچہ ترکی پہلا اسلامی ملک ہے جہاں فولاد سازی کی صنعت کا آغاز ہوا ۔ ترکی کی صنعتی ترقی کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ۱۹۲۳ع میں ملک میں صنعتی اداروں کی تعداد صرف ۱۱۸ تھی ۔ لیکن ۱۹۴۱ع میں یہ تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہوگئی ۔ جمہوریت کے ابتدائی دور میں جب کہ ری پبلکن پارٹی کی حکومت تھی صنعتیں سرکاری ملکیت میں تھیں ۔ لیکن ۱۹۵۰ع میں ڈیموکریٹک پارٹی کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے نجی صنعت کو تیزی سے فروغ ہوا اور حکومت نے زیادہ سرمایہ بجلی اور مواصلات کی ترقی پر لگایا ۔ سوتی اور اونی کپڑے کے

معاملے میں ترکی بڑی حد تک خود مکتفی ہیں - آطنہ (Adana) اور قیصری سوتی پارچہ بافی کے اور استنبول اور ازمیر اونی صنعت کے مرکز ہیں - شکر کی پیداوار تقریباً چار لاکھ ٹن سالانہ ہے جو ملکی ضرورت کے لئے کافی ہیں - ۱۹۶۳ء میں تیس لاکھ ٹن سمینٹ تیار ہوا تھا اور یہ مقدار عنقریب ۳۷ لاکھ ٹن ہوجائے گی - ملک میں کاغذ سازی، کیمیاوی کھاد اور اسلحہ سازی کے کئی کارخانے ہیں - لیکن بھاری صنعتوں میں فولاد سازی کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ترکی میں سیواس اور ارض روم کے درمیان دو کروڑ اسی ۸۰ لاکھ ٹن اعلیٰ درجہ کا خام لوہا پایا جاتا ہے - جس میں لوہے کا تناسب ۶۰ سے ۶۶ فیصدی تک ہے - قارابوق کے فولاد سازی کے کارخانے کا انحصار زیادہ تر ان ہی کانوں پر ہے - اس کارخانے میں ساڑھے تین لاکھ ٹن فولاد ہر سال تیار ہوتا ہے - یہ مقدار عنقریب چھ لاکھ ٹن ہوجائے گی - قارابوق سے قریب ہی بحیرہ اسود کے کنارے اریغلی کے مقام پر فولاد سازی کا ایک اور کارخانہ زیر تعمیر ہے - جو اس سال مکمل ہوجائے گا - یہاں شروع میں تین لاکھ ٹن فولاد تیار ہوگا - پھر یہ مقدار گیارہ لاکھ ٹن تک بڑھا دی جائے گی - بحیرہ مارمورا کے کنارے ادرمیت کے مقام پر فولاد سازی کا ایک تیسرا کارخانہ قائم کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے -

ترکی میں کرومیم، تانبہ اور سیسہ بھی پایا جاتا ہے - کرومیم کی پیداوار میں ترکی دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے - کوئلے کے ذخیرے بہت وسیع ہیں - اندازہ ہے کہ ملک میں ایک ارب ٹن اچھے قسم کا کوئلہ موجود ہے - اسکے علاوہ بھورے قسم کے کوئلے کے ذخیرے بھی ہیں جن کی مقدار ڈیڑھ ارب ٹن ہے - اس وقت ہر سال ۶۲ لاکھ ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے -

چند سال سے مشرقی ترکی میں پٹرول بھی نکالا جارہا ہے - لیکن مقدار زیادہ نہیں ہے - ملک میں تیل صاف کرنے کے تین کارخانے ہیں - دیاربکر کے پاس جو کارخانہ ہے اس میں سالانہ ساڑھے ۶ لاکھ ٹن تیل صاف کیا جاتا ہے - ازمیر کے کارخانے میں دس لاکھ ٹن اور بندرگاہ مرسین کے کارخانے میں ۳۲ لاکھ ٹن تیل ہر سال صاف کیا جاتا ہے - یہ تیل زیادہ تر درآمد کیا جاتا ہے -

ترکی میں گذشتہ چالیس سال میں کئی چھوٹے بند بھی تعمیر کئے گئے ھیں - جن سے آبپاشی کے علاوہ بجلی بھی حاصل کی جاتی ھے - ان میں آطنہ (Adana) کے قریب سیہان کا بند قابل ذکر ھے - اب حکومت نے کیبان (Keban) کے مقام پر دریائے فرات پر ایک بہت بڑا بند تعمیر کرنے کا منصوبہ تیار کیا ھے جو مشرق وسطیٰ میں دوسرا سب سے بڑا اور دنیا میں پانچواں سب سے بڑا بند ھوگا - یہ منصوبہ ۳۵ کروڑ ڈالر کا ھے -

جدید ترکی نے گذشتہ چالیس سال میں تعلیم میں بھی زبردست ترقی کی ھے- قیام جمہوریہ سے قبل خواندگی کا تناسب دوتین فیصد تھا - ۱۹۶۲ع میں یہ تناسب دیہات میں تیس فیصدی اور شہروں میں ساٹھ فیصدی تک پہنچ گیا - ترکی میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم مفت ھے - اعلیٰ تعلیم کے لئے استنبول، ازمیر، انقرہ اور ارض روم میں چار یونیورسٹیاں قائم ھیں - انقرہ اور استنبول میں دو ٹکنکل یونیورسٹیاں بھی ھیں - گذشتہ چند سالوں سے اسلامیات کی تعلیم بھی نصاب میں شامل ھوگئی ھے اور انقرہ کے وسط میں '' مدینۃ الاسلام '' کے نام سے اعلیٰ دینی تعلیم کا ایک بہت بڑا مرکز زیر تعمیر ھے - سعودی عرب کی حکومت نے اس مرکز کی تعمیر کے لئے پانچ لاکھ ریال دئے ھیں-

ترکی کے کتب خانے اپنے **مخطوطات** کی وجہ سے پوری اسلامی دنیا میں امتیازی حیثیت رکھتے ھیں - پہلے یہ قلمی مسودے چھوٹے چھوٹے کتب خانوں میں منتشر تھے - جمہوری دور میں ان کتب خانوں کو یک جا کردیا گیا ھے اور ان کی فہرستیں چھاپ دی گئی ھیں - استنبول یونیورسٹی کی کتب خانے میں ایک لاکھ ستر ھزار مطبوعہ اور سترہ ھزار ساڑھے سات سو قلمی کتابیں ھیں- جامع سلطان فاتح کے کتب خانے میں چھ ھزار ، کوپرولو کتب خانہ (استنبول) میں تین ھزار اور بایزید لائبریری (استنبول) میں نو ھزار قلمی کتابیں عربی ، فارسی اور ترکی کی ھیں - قومی کتب خانہ (انقرہ) میں کتابوں کی تعداد چار لاکھ سے زیادہ ھے -

تعلیم عام ھونے کی وجہ سے ترکی میں اخباروں کی اشاعت اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ ھے - چند ممتاز روز ناموں کی تعداد اشاعت ذیل میں درج ھے -

حریت (استنبول) — تین لاکھ ۸۰ ہزار
ملت (,,) — ۲ لاکھ دس ہزار
اقشام (,,) — ڈیڑھ لاکھ
جمہوریت (,,) — ایک لاکھ تیس ۳۰ ہزار
ینی صباح (,,) — ایک لاکھ بیس ۲۰ ہزار
آلس (انقرہ) — ۳۵ ہزار

* * *

'' کمالیت '' کا اہم اصول اس کے تصور زندگی کا نیا ہونا ہے۔ اس سے پہلے ترکی تکیوں، خانقاہوں، نام نہاد درویشوں اور عبا پوش مشائخ کی سرزمین تھی اور وہاں کی عوامی زندگی پر ان کا سب سے زیادہ اثر تھا۔ اس چیز نے ترکی کو باوجود یورپ کا ایک حصہ ہونے کے اس قدر پس ماندہ رکھا اور اس کے دیکھتے دیکھتے اس کی ماتحت قومیں اس سے کہیں آگے بڑھ گئیں۔

کمالیت کا ایک اصول زندگی کے نئے پن کو اپنانا اور زمانے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ اسی بنا پر اتاترک نے عورتوں کو پردے سے نکالا اور ان کو مردوں کے شانہ بشانہ زندگی کی دوڑ میں حصہ لینے پر آمادہ کیا۔

(ماخوذ)